سوال

(47) بیوی کا دودھ چوسنے کا مسئلہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نے بوجہ بیماری کے اپنی بیوی کا دودھ چوس کر پیا۔ اب اس دودھ پینے سے وہ عورت اس مرد کی بی بی سابق دستور رہے گی یا حرام ہو جائے گی یا کفارہ لازم آئے گا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ (یوسف : ۴۰) ''فرمانروائی صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ہے۔''

دودھ پینا جس سے رضاعت و حرمت ثابت ہوتی ہے، وہ دو برس کی سن تک ہے۔ قرآن شریف میں ہے :

وَالْوٰلِدٰتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ... ۲۳۳ ...البقرة

''اور مائیں اپنی اولاد کو دو سال کامل دودھ پلائیں، جن کا ارادہ دودھ پلانے کی مدت بالکل پوری کرنے کا ہو۔''

اور حنفی مذہب میں ڈھائی برس تک ہے۔ پس صورت مذکورہ بالا میں وہ عورت اپنے شوہر پر حرام نہیں ہوئی بلکہ بدستور سابق حلال ہے۔ اور اس قسم کے واقعات صحابہ رضی اللہ عنھم کے زمانہ میں بھی ہوئے ہیں۔

''أخرج مالک فی الموطأ عن عبداللہ بن دینار أنه قال : جاء رجل إلی عبداللہ بن عمر، وأنا معه عند دار القضاء، یسأله عن رضاعة الکبیر، فقال عبداللہ بن عمر : جاء رجل إلی عمر بن الخطاب فقال : إنی کانت لی ولیدة، وکنت أطأھا فعمدت امرأتی إلیھا فأرضعتھا فدخلت علیھا، فقال : دونک! فقد واللہ أرضعتھا، فقال عمر : أوجعھا، وأت جاریتک فإنما الرضاعة رضاعة الصغیر۔''
رواہ مالک (موطأ الإمام مالک ۲/ ۶۰۶)

''یعنی ایک شخص عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بڑی عمر میں رضاعت کے متعلق پوچھنے آیا تو انھوں نے کہا کہ ایک شخص عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ میری ایک لونڈی تھی، اس سے ہم صحبت کرتے تھے۔ میری بی بی نے قصداً اس کو دودھ پلا دیا۔ جب ہم اس لونڈی کے پاس جانے لگے تو میری بی بی نے کہا : سن لے اللہ تعالیٰ کی قسم ہم نے اس کو دودھ پلا دیا۔ جب ہم اس لونڈی کے پاس جانے لگے تو میری بی بی نے کہا : سن لے اللہ تعالیٰ کی قسم ہم نے اس کو دودھ پلا دیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اپنی بی بی کو سزا دو اور اپنی لونڈی سے صحبت کرو۔ کیونکہ رضاعت چھوٹے پن میں ہوتی ہے نہ کہ جوانی میں۔''

اور بھی موطا امام مالک میں ہے :

عن یحیی بن سعید أن رجلا سأل أبا موسی الأشعري فقال : إني مصصت عن امرأتي ثديها لبنا، فذهب في بطني، فقال أبو موسی الأشعري : لا أراها إلا قد حرمت علیک، فقال عبد اللہ بن مسعود : انظر ما تفتي به الرجل؟ فقال أبو موسیٰ : فما تقول أنت؟ فقال عبد اللہ بن مسعود : لا رضاعة إلا ما كان في الحولين ۔ فقال أبو موسی : لا تسألوني من شيء ما كان هذا الحبر بين أظهركم (رواہ مالک)۔ (موطأ الإمام مالک ۲/۶۰۷)

یعنی ایک شخص نے ابو موسیٰ اشعری سے کہا : میں اپنی عورت کا دودھ چھاتی سے چوس رہا تھا، وہ دودھ میرے پیٹ میں چلا گیا۔ ابو موسیٰ اشعری نے کہا : میرے نزدیک وہ عورت تجھ پر حرام ہوگئی۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا : دیکھو اس کو کیا مسئلہ بتاتے ہو؟ ابو موسیٰ اشعری نے کہا : اچھا آپ کیا کہتے ہیں؟ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا : رضاعت وہ ہے جو دو برس کے اندر ہو۔ تب ابو موسیٰ نے کہا کہ ہم سے کچھ مت پوچھا کرو، جب تک یہ عالم تم میں موجود ہے۔

پس اس مرد بیمار پر کسی قسم کا کفارہ لازم نہیں ہے اور بی بی اس کی حلال مثل سابق کے ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ مقالات، وفتاویٰ

صفحہ نمبر 260

محدث فتویٰ